گاڑی وغیرہ پر تعویذ لٹکانے کا حکم

اردو ترجمہ

أبو عبدالله ممتاز النوري

قسم توعية الجاليات بجمعية

الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بصبيح - القصيم

گاڑی وغیرہ پر تعویذ لٹکانے کا حکم

یہ تحریر الرئاسة العامة للبحوث العلمية والإفتاء یعنی دائمی کمیٹی برائے علمی بحوث وافتاء ریاض مملکت سعودی عرب کی جانب سے گاڑی وغیرہ پر تعویذ لٹکانے کے حکم سے متعلق شائع کردہ بیان کا اردو ترجمہ ہے۔

بے شک تمام قسم کی تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، ہم اسی کی حمد بیان کرتے ہیں اسی سے مدد طلب کرتے ہیں،اسی سے ہدایت طلب کرتے ہیں اور اسی کی جانب متوجہ ہوتے ہیں،اور ہم اپنے نفس کی برائیوں اور اپنے برے اعمال کی شر سے اللہ رب العالمین کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ رب العالمین ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی رہنمائی نہیں دے سکتا،اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ رب العالمین کے علاوہ کوئی معبود بر حق نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاص بندے اور دوست ہیں اللہ رب العالمین کی طرف سے آپ اور آپ کے تمام آل واصحاب پر درود وسلام نازل ہوں۔

بعدہ:

بعض لوگوں کا نظر بد اور پریشانی کو دور کرنے کے عقیدے سے پٹے اور منکے وغیرہ کا نظر بد اور حسد سے حفاظت کی خاطر بچوں یا چوپایوں پر لٹکانا جاہلیت کے ان امور میں سے ہے جن سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اور اپنی امت کو ان کے ارتکاب سے ڈرایا ہے،اسی طرح ایسا کرنا اللہ رب العالمین کے ساتھ شرک کے باب سے ہے، جسے اللہ رب العالمین ناپسند فرماتا ہے اور اس نے

ایسا کرنے والے کو جنت سے محروم قرار دیا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿إنه من يشرك بالله فقد حرم الله عليه الجنة ومأواه النار وما للظالمين من أنصار﴾ [سورہ مائدہ:۷۲] ترجمہ: "بیشک جو اللہ رب العالمین کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ رب العالمین نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے اور جہنم اس کا ٹھکانہ ہے اور ظلم کرنے والوں کا کوئی مددگار نہیں ہوتا"۔ اور ایک دوسری جگہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿إن الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر مادون ذلك لمن يشاءومن يشرك بالله فقد ضل ضلالا بعيدا﴾ [سورہ نساء:۱۱۶] ترجمہ: "بیشک اللہ رب العالمین شرک کو معاف نہیں کرتا اور اس کے علاوہ جو بھی گناہ ہو جس کے لئے چاہے معاف کر دیتا ہے، اور جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے وہ بہت دور کی گمراہی میں مبتلا ہے"۔

اور امام احمد نے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جماعت آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے نو لوگوں سے بیعت کر لی اور ایک سے بیعت نہ کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے لوگوں سے بیعت کر لی اور اس شخص کو چھوڑ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **"اس نے تعویذ پہن رکھی ہے"** چنانچہ آپ ﷺ نے پہلے ہاتھ ڈال کر اسے کاٹا اور پھر آپ نے اس سے بیعت کی اور ارشاد فرمایا: **"جو تعویذ لٹکاتا ہے وہ شرک کرتا ہے"** امام ہیثمی نے مجمع الزوائد میں کہا ہے کہ امام أحمد کی سند کے رجال ثقہ ہیں۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: **"بے شک جھاڑ پھوک، تعویذ گنڈے اور اور تولہ (مخصوص عمل) سبھی شرک ہیں"** اس کی تخریج امام احمد ابو داؤد ابن ماجہ اور حاکم نے کی ہے اور امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور امام ذہبی نے امام حاکم کے تصحیح کی موافقت کی ہے۔

اسی ضمن میں مخصوص طریقے سے گاڑیوں پر تعویذ لٹکانا بھی شامل ہے، باین طور کہ گاڑی کے آگے یا پیچھے ایک کپڑے کا ٹکڑا اس نیت سے لٹکا دیا جاتا ہے کہ اس طرح سے گاڑی حسد یا حادثے کا شکار ہونے سے محفوظ رہے گی تو یہ بھی جاہلیت میں چوپایوں پر نظر بد سے بچنے کے لیے پٹے ڈالنے کے باب سے ہے، جسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کاٹنے کا حکم فرمایا ہے، جیسا کہ ابو بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ حکم دے کر بھیجا کہ: **"کسی بھی اونٹ کے گردن میں کوئی تانت وغیرہ کا پٹہ دیکھیں تو اسے کاٹ دیں"** جیسا کہ متفق علیہ روایت ہے، امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پٹوں کو کاٹنے کا حکم دیا اس لئے دیا تھا کیونکہ وہ لوگ نظر بد کے خوف سے ایسا کیا کرتے تھے، اور ان کا یہ عقیدہ تھا کہ گھوڑے کو تانت کا پٹہ پہنانے سے وہ نظر بد اور تکلیف سے محفوظ رہتا ہے اور وہ تانت یا پٹہ اس کی حفاظت کرتا ہے لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع کیا اور انہیں یہ بات بتلائی کہ اس سے نہ تکلیف دور ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی مکروہ چیز پھیری جاسکتی ہے۔

اس سلسلے میں علمائے احناف نے بہت سختی اپنائی ہیں اور اسے شرک میں شمار کیا ہے، امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک یہی بات ظاہر ہے -واللہ اعلم- کہ: جو بھی چیز مصیبت کے نازل ہونے سے پہلے لٹکائی جائے تاکہ اس سے مصیبت دور ہو جس پر غیر اللہ کی استطاعت نہ ہو تو ایسی چیز سے منع کیا گیا ہے کیونکہ وہ شرک کے باب سے ہوتی ہے۔

امام زیلعی حنفی رحمہ اللہ کہتے ہیں: تعویذ ایک دھاگا ہوتا ہے جسے لوگ جاہلیت میں گردن یا ہاتھ پر باندھا کرتے تھے تاکہ خود سے اپنے زعم کے مطابق پریشانی اور تکلیف کو دور کرسکیں جس سے کہ منع کیا گیا ہے۔

اور امام خادمی حنفی کہتے ہیں کہ :اس حدیث سے لوگوں کو کو اپنے بچوں کے بدن پر تعویذ دھاگے اور منکے وغیرہ لٹکانے سے منع کرنے پر استدلال کیا جائے گا، جس کی بہت سی قسمیں ہیں کیونکہ اس کے انجام دینے والوں کا بھی یہ گمان ہوتا ہے کہ اس سے انہیں فائدہ ہوگا یا شیطان کا مس یا نظر بد ان سے دور ہوگا، اس میں شرک کی ایک قسم پائی جاتی ہے اللہ تعالی ہم سب کو اس سے بچائے آئے کیونکہ نفع نقصان اللہ رب العالمین کے ہاتھ میں ہے نہ کہ کسی اور کے ہاتھ میں۔

اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تعویذ پہننے یا اپنے بچوں یا چوپایوں یا کو پہنانے یا گاڑی پر لٹکانے والوں پر بد دعا کی ہے، امام احمد اور ابو یعلی اور طبرانی نے عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ تعالی عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ :**"جس نے بھی تعویذ لٹکایا اللہ رب العالمین اس کی مراد کو پورا نہ کرے جس نے بھی سیپ لٹکائیں اللہ رب العالمین اسے اس کے حوالے کر دے"** اس حدیث کو امام حاکم نے صحیح قرار دیا ہے اور امام ذہبی نے امام حاکم کی تصحیح موافقت کی ہے۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:"**فلا أتم الله له**" کا معنی ہے کہ : اللہ اسکی مراد کو پوری نہ کرے! یعنی یہ اس شخص کے حق میں بد دعا ہے کہ اللہ رب العالمین اس کے حرام وسیلہ کے ذریعے سے پریشانی کو دور کرنے کے ارادے کو پورا نہ کرے،،، اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ کئی ایسی گاڑیاں بھی حادثے کا شکار ہوئی ہیں جن میں ان کے مالکوں نے یہ دھاگے اور تعویذات لٹکائے ہوئے تھے مگر انہیں اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا اور اس وقت انہیں فرمان باری تعالی: ﴿ **وإن يمسسك الله بضر فلا كاشف له إلا هو...** ﴾ ترجمہ :((اگر اللہ رب العالمین تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو اس کے علاوہ کوئی اس نقصان کو دور نہیں کر سکتا اور اگر اللہ رب العالمین تمہیں کوئی بھلائی پہنچانا چاہے تو اللہ رب العالمین کے علاوہ کوئی اسے روک نہیں سکتا اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اسے بھلائی

پہونچاتا ہے اللہ رب العالمین معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے))۔ [یونس:۱۰۷] کا معنی معلوم ہوا۔

امام احمد ترمذی اور طبرانی وغیرہ نے عبداللہ بن عکیم رضی اللہ تعالی عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **"جو شخص کوئی بھی چیز لٹکائے وہ اس کے حوالے کر دیا جاتا ہے"** اس روایت کو امام حاکم نے صحیح قرار دیا ہے۔

اور انسان کے لیے اس سے بڑی لاچاری اور بد نصیبی کی بات کیا ہوگی کہ اس کو اللہ تعالی کی حفاظت نہ حاصل ہو سکے اور اللہ اس کو ایسے کمزور مخلوق کے حوالے کر دے جو خود اپنے لیے بھی نفع یا نقصان کا مالک نہ ہو، ہم مسلمان بھائیوں کو اس بات پر ابھارتے ہیں کہ وہ شرک کے وسائل سے دور رہیں اور اللہ رب العالمین پر اپنے توقع اور بھروسے کو مضبوط بنائیں وہی ہمارے لیے کافی ہے اور وہی ہمارا کارساز ہے۔

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ تو ہمیں نیک اعمال کی توفیق دے اور برائیوں سے بچنے کی توفیق عطا کر، اے اللہ تو ہمارے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے تمام آل واصحاب پر درود وسلام نازل فرما۔

دائمی کمیٹی برائے علمی بحوث اور افتاء

1) شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن محمد آل الشیخ (رئیس)

2) شیخ عبداللہ بن عبدالرحمن الغدیان (عضو)

3) شیخ صالح بن فوزان الفوزان (عضو)

4) شیخ أحمد بن علي سیر المباركي (عضو)

5) شیخ عبداللہ بن محمد المطلق (عضو)

6) شیخ عبداللہ بن محمد بن خنین (عضو)

7) شیخ سعد بن ناصر الشثري (عضو)

8) شیخ محمد بن حسن آل الشیخ (عضو)

جمعية الدعوة بصبيح
@subaihdawah
@subaihdawah 050550069
Jdsubaih.blogspot.com SUBAIH DAWAH ONLINE